© rasailojaraid.com

مطبوعات

ماہنامہ بیّنات - اشاعت خاص
بیادِ علامہ سیّد محمد یوسف بنوّری

ضخامت : آٹھ سو سے زائد صفحات
قیمت : نامعلوم
سرورق، کتابت، طباعت اعلیٰ، متعدد صفحات مصوّر
پتہ : جامعۃ العلوم الاسلامیہ - نیو ماڈل ٹاؤن - کراچی ۵

یہ اشاعتِ خاص کتاب کی کتاب ہے جسے بہت محنت سے مرتب کیا گیا ہے۔ مولانا محمد یوسف بنوری مرحوم کی شخصیت بڑی قدر و قیمت کی حامل ہے۔ اسلامی نظامِ حیات کے قیام کے لیے فکری رہنمائی کی غرض سے جو اسلامی کونسل چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر نے قائم کی تھی، مرحوم اس کے رکن تھے، اور پیشِ نظر کام کے لیے اپنے علم و مطالعہ اور صلاحیت و قابلیت کے لحاظ سے بے حد موزوں تھے، مگر قبل اس کے کہ کونسل میں آپ کی خدمات اور کارنامے نمایاں ہو کے سامنے آتے، آپ کو بزمِ آخرت میں شرکت کے لیے طلب کر لیا گیا - برحق، کہ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

ادارۂ بیّنات نے مولانا بنوری کی یاد میں جو اشاعتِ خاص پیش کی ہے - اس میں زیادہ تر سوانحی اور تاثراتی مواد شامل ہے، جسے ۵۰، ۶۰ اصحابِ علم و نظر اور اربابِ قلم و قرطاس کے تعاون سے جمع کیا گیا ہے - قدرتی طور پر خاصا متنوع نگارشات ہیں ہے - مرحوم کی ذہنی دُنیا، اُن کے مشاغل، اُن کی شخصیت اور اُن کے کردار کی بہت سی جھلکیاں سامنے آتی ہیں - مرحوم کے اساتذہ، معاصرین، تلامذہ، اعزہ و احباب کی شخصیتوں کے عکس بھی دکھائی دیتے ہیں۔

دوسرا رُخ !

علماء کی بزرگی تسلیم، احترام واجب، آداب و القاب برحق ! مگر یہ عجیب بیماری ہے کہ علماء اپنے دائرے کے علماء کے لیے بہت ہی غیر معمولی تعظیمی الفاظ استعمال کرتے ہیں - تاثر یہ ہوتا ہے کہ پوری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محفل میں گویا ایک ہی شخص تھا۔ مرحوم مولانا یوسف بنوری کے لیے پُرزور حمدیہ کلمات کی بہت کثرت ہے مثلاً "محدث العصر"، "نابغۃ العصر"، "الامام المجاہر فی سبیل اللہ"۔ پھر آپ کی شان میں "جمالِ یوسفی" اور "سیرۃ یوسفی" کی تلمیحی تراکیب۔ اتنے تک بھی خیر، حد یہ ہے کہ ایک مضمون کا عنوان ہے "سیّدی انت حبیبی" (مشہور نعت کے مصرعِ مشہور کا حصہ) حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے متعلق بعض آیات کو بھی ادھر چسپاں کیا گیا ہے۔ وکذٰلک مکنّا لیوسف فی الارض، ولنعلمہ تاویل الاحادیث..... الخ۔ (رمز یہ ہے کہ بنوری صاحب عالم حدیث تھے)۔ ایک صاحب نے تو اپنے مضمون میں بنوری صاحب کے کراچی آجانے پر "مکنّا لیوسف" کا اطلاق فرمایا ہے۔ یہی آیت شروع کے رنگین اوراق میں بھی ڈیزائن کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اور "ولقد جاءکم یوسف..... بالبینٰت (مولانا یوسف کے ساتھ رسالہ بینات کے لیے اشارہ ہے) اور "یا اسفیٰ علیٰ یوسف..... من الحزن" سے وفات کی تاریخ (یعنی ہجری و عیسوی سال کے اعداد) برآمد کیے گئے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ "ورفعنا لک ذکرک" کو بھی چسپاں کر دیا گیا ہے اور اس سے بھی ہجری تاریخ نکالی گئی ہے۔ اس کے لیے بھی رنگین صفحہ ڈیزائن کیا گیا ہے۔ قرآن حضرات علماء کا اپنا ہے، احادیث اپنی، جس کو جہاں چاہیں برتیں۔ پوچھے کون ــ یاد آیا کہ ایک مرتبہ راقم نے اپنے قائد، استاد اور مربی کی رہائی پر ایک نوٹ کو عنوان دیا: "طلع البدر علینا"۔ اس پر گرفت ہوئی۔ حالانکہ بچوں کا گیت تھا، قرآنی آیت نہ تھی۔ تاہم میں نے فیصلہ کر لیا کہ انبیاء سے مخصوص الفاظ و عبارات کو دوسروں کے لیے استعمال نہیں کروں گا۔ کیونکہ بے احتیاطی زیادہ بڑی خرابیوں تک لے جاتی ہے۔

محمد یوسف لدھیانوی صاحب کا مضمون "الجاہر فی سبیل اللہ" پڑھ کر افسوس ہوا کہ بنوری صاحب کے کارناموں کو جمع کرنے والوں نے اُن کے عنادِ مودودی کا باب اس مجموعے میں شامل کر کے اسے داغدار کر دیا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ انہوں نے آخری عمر میں مودودی صاحب کے خلاف عربی کے ایک رسالہ بہ عنوان "الاستاذ المودودی وشیٔ من حیاتہ وافکارہ" لکھ کر موسم حج میں تقسیم کرا کے بڑی خدمتِ دین انجام دی ہے، مگر دنیا بھر کے حجاج کے اس اجتماع نے اس رسالے کو بلحاظ اثر پذیری کے مسترد کر دیا۔ محمد یوسف لدھیانوی نے فتنۂ قادیانیت، فتنۂ مشرقی، فتنۂ پرویزی، فتنۂ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے سلسلے میں بنوری صاحب کی غیرت دینی کا جلوہ دکھاتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دکھاتے" فتنۂ مودودیت" کے خلاف بھی ان کی خدماتِ جلیلہ کا ذکر کیا ہے۔ مرحوم کی نگاہ میں مودودی تحریک ایک عظیم فتنہ تھی وہ اس پر" فیصلہ کن ضرب لگانا چاہتے تھے"۔ مولانا مودودی کے" زیغ و ضلال کا منبع" مرحوم کی نگاہ میں یہ تھا کہ" کسی باخدا عالم کے جوتے سیدھے کرنے کی سعادت میسر نہیں آئی"۔ اور" ان کا علم قلب کا نہیں بلکہ قلم کا ہے"۔ اس لیے" ان کا علم علمائے امین کا نہیں زائغین کا ہے"۔ (وہ)" بمشکل عربی سمجھ سکتا ہے اور وہ بھی اردو تراجم کی مدد سے" لہٰذا یہ شخص کجرو، گمراہ اور گمراہ کنندہ ہے"۔ مزید الفاظ" طامات"" فسق"" ابتداع فی الدین"،" الحاد"" جہل بالدین"" غباوت علی الیقین" کے استعمال کیے ہیں۔ بنوری مرحوم مولانا مودودی کے" بیانات اور تحریروں میں تضارب اور تہافت" اور" سلف صالحین کی تحقیق و تجہیل" دیکھتے ہیں۔ آخری نتیجہ یہ ہے کہ یہ ایک ایسا شخص ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں"۔ بنوری صاحب مولانا مودودی کے لیے" طویل حیات اور رجوع الی الحق کی دعائیں" بھی فرماتے رہے۔ (اللہ رے تقشف و للّٰہیت) مسئلے کا حل یہ بتایا گیا کہ" وہ اپنی غلطیوں سے رجوع کر لیں"۔ یعنی مذہبی عدالت لگے، وہ فردِ جرم لگائے اور مولانا مودودی علمائے کرام کے سامنے تمام الزامات کا اقرار کر کے پھر ان سے معافی مانگ لیں۔ مسئلہ علماء کی تسکین انا کا کچھ زیادہ ہی ہے۔

خیر ان تمام باتوں کا جواب دینے کا یہ مقام نہیں، اور بھرپور جواب ملک غلام علی صاحب اور دیگر علماء دے چکے ہیں۔ ہم تو معتقدین بنوری سے پوچھتے ہیں کہ مرحوم نظام مصطفٰی کے نفاذ کے لیے جس اسلامی کونسل کے عضو بنے تھے کچھ ان کو پتہ ہے کہ اس میں کتنے مریضانِ مودودیت یا فتنہ زدگان تھے، جن سے تعاون کے لیے وہ تیار ہو گئے۔ پنجابی کہاوت ہے" ماں دی سوکن، دھی دی سہیلی" یعنی ایک طرف ماں سے سوکناپا، دوسری طرف اس کی بیٹی سے دوستی۔ گرامی قدر علماء بھی کیسے کیسے تضاد رکھتے ہیں۔

مرتبین بینات نے مولانا مودودی کے خلاف پیغمبروں اور صحابہ اور بزرگوں کی توہین کے من گھڑت مقدمے کو تازہ کر کے دین و ملت کے حق میں اچھا نہیں کیا۔ اس وقت جو عظیم نصب العین قوم کے بچے بچے کو پکار رہا ہے، اس کے لیے" یہ فتنہ" اور" وہ فتنہ" کی بحثیں چھیڑنے اور فرقہ وارانہ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گروہی عصبیتوں کو اچھالنے کا موقع نہیں ہے۔ یہ تو فرصت کے مشغلے ہیں، پہلے بھی ہوتے رہے، آئندہ بھی آپ کی صلاحیتوں کو زنگ نہیں لگ جائے گا۔ اس وقت ساری قوم اتحاد کی راہ پر بڑھنے کی خواہشمند ہے۔ خدارا سیاسی لیڈروں کی طرح علماء اس قوم کو اس لمحے پراگندہ نہ کریں۔ بالخصوص کتاب وسنت سے اصولاً تمسک کرنے والوں کو (چاہے بعض امور ومسائل میں ان کے متعلق آپ کو مغالطہ رہے یا جائز اختلاف) بکھیرنے کا جرم اتحادِ ملی کی اس امانت میں دخل اندازی ہے جو حضورؐ کی طرف سے بطور میراث ودیعت ہوئی تھی۔ اسے تباہ کرنے میں علما کا جتنا حصہ ہے۔ اتنا شاید عوام کا نہیں۔ ہر عالم نے اپنا مدرسہ، اپنی مسجد اور اپنا ایک ٹولہ الگ بنا رکھا ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہاں ایسے عالم بھی ہیں جو دیوبندیت کو فتنہ سمجھتے ہیں، اور وہ بھی ہیں جو بریلویت کو، وہ بھی جو وہابیت کو، وہ بھی جو تصوف کو ــــ آخر ان ناوک اندازیوں سے بچے گا کون؟ کون اسلام کا متفق علیہ نمائندہ ہو گا؟ جب بھی آپ کو ملحدانہ مادیت کے عالمگیر سیلاب کی چڑھتی موجوں سے نبرد آزمائی کا خیال آئے گا تو آپ ایسے ایک ایک شخص کو سر آنکھوں پر بٹھا کر اس کا تعاون حاصل کریں گے جو خدائے واحد کی عبادت کے ساتھ سنت رسولؐ کی اطاعت کو زندگی کا اصولِ اساسی مانتا ہو۔ موجودہ مذہبی طوائف الملوکی تو یہ بتاتی ہے کہ آپ کو ابھی تک حقیقی اور خوفناک دشمن قوت کا پورا شعور ہی نہیں۔

اظہار اختلاف کا حق استعمال کرنے کے باوجود، میں مولانا مودودی کے سکھائے ہوئے مسلکِ حق کے مطابق، اقامتِ دین کے مقصد کے تحت اہل سنت والجماعت کے تمام گروہوں کے لیے اپنے دل کے دروازے کھلے رکھتا ہوں اور وقتاً فوقتاً مختلف اطراف سے ساری شرعی کلوخ اندازیوں سے صرف نظر کرکے میں چاہتا ہوں کہ مولانا یوسف بنوری کے متعلق بینات کے اس خاص نمبر سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کریں، اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں خصوصاً یہ دعا کہ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے خلاف ان کی طرف سے بعض مغالطوں کے تحت جو کچھ زیادتیاں ہوئی ہیں (اور ان کا جواب نقطہ بہ نقطہ دیا جا چکا ہے) خداوند قدوس ان سے درگزر فرمائے۔ نیز جو بُعد ان کی تحریر وتقریر سے جماعت اسلامی اور اہل توحید وسنت کے دوسرے گروہوں کے درمیان واقع ہوا ہے، وہ یکسر ختم ہو جائے اور ساری ملت متحد ہو کر نظام مصطفیٰ کی اقامت کے لیے کام کرے۔

© rasailojaraid.com